147929 ـ کیا جس آیت میں ضرورت کے وقت بیوی کو تھوڑا سا مارنے کا جواز پایا جاتا ہے وہ منسوخ ہے

سوال

میں نے کچھ علماء کرام سے سنا ہے کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر (34) جس میں بیوی کو ہلکا سا مارنے کا جواز بیان ہوا ہے وہ سورۃ النور کی آیت لعان سے منسوخ ہے، کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ بات کہاں تك صحیح ہے، اگر اس کے ساتھ دلائل بھی مہیا کریں تو آپ کے بہت مشکور ہونگے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال میں جو آیت مقصود ہے وہ درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایك کود وسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیك و فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت سے نگہداشت رکھنے والیاں ہیں، اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شك اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34).

یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ محکم آیت ہے، اور اس کا حکم تاقیامت نافذ ہے، اس کی دلیل درج ذیل امور ہیں:

اول:

آیات اور ا حادیث میں اصل عمل کا ثبوت ہے، اور جب تك کوئی صحیح دلیل نہ مل جائے اسے منسوخ نہیں کہا جا سکتا.

آمدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصل عدم نسخ ہی ہے " انتہی

دیکھیں: الاحکام (4 / 281).

دوم:

جن آیات کا سوال میں بیان ہوا ہے کہ سورۃ النور کی ابتدائی آیات ناسخہ ہیں، ان آیات کا تو سورۃ النساء کی اس آیت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے.

چنانچہ سورۃ النور کی آیات میں تو زانی مرد اور زانی عورت کی حد بیان کی گئی ہے، اور لعان کا حکم بیان ہوا ہے، اور یہ احکام سورۃ النساء کی اس آیت کی منسوخیت کا مستوجب نہیں، کیونکہ اس آیت میں جس نافرمانی کا ذکر ہوا ہے وہ خاوند کی اطاعت نہ کرنا اور اس کی نافرمانی ہے.

علامہ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور تمہیں جن عورتوں کی بددماغی اور نافرمانی کا ڈر ہے .

یعنی وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت نہ کریں، اور قول و فعل کے ساتھ نافرمانی کی مرتکب ہوں، تو پھر انہیں سہل سے سہل کے ساتھ ادب سکھایا جائے " انتہی

ماخوذ از: تیسیر الکریم الرحمن (177).

سوم:

سورۃ النساء کی آیت جس مار کا ذکر ہوا ہے سنت نبویہ میں اس کا بیان اور شرح موجود ہے کہ اس سے مقصود قلیل سی مار ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تمہارے ان عورتوں پر یہ بھی حق ہیں کہ جسے تمہیں ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بیٹھیں، اور اگر وہ ایسا کریں تو پھر انہیں قلیل سی مار مارو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

اس آیت سے کیا مقصود ہے اور جو آیات اس کی شرح کرتے ہیں ان کا بیان سوال نمبر (2076) اور (41199) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

چہارم:

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ: تلاش کرنے کے باوجود ہمیں یہ نہیں مل سکا کہ کسی ایك عالم دین نے بھی یہ کہا ہو کہ یہ آیت منسوخ ہے، اور اسے منسوخ کہنے والے کی غلطی پر یہی دلیل کافی ہے، کیونکہ کتاب اللہ کی تفسیر میں حق بات سے عدول پر امت خاموشی اختیار نہیں کر سکتی.

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ نہ تو آیت سے اور نہ ہی حدیث سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ہماری شریعت میں بیویوں کو مارنا مستحب ہے، بلکہ نہ مارنا افضل ہے، اور مار کے علاوہ دوسرے وسائل تلاش کرنا ہی بیوی کی نافرمانی کا علاج ہے، بلکہ شریعت میں تو مار کے بھی قواعد و ضوابط ہیں جن کا بیان اوپر بیان کردہ سوال نمبروں کے جوابات میں ہو چکا ہے.

ابن العربی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے:

خاوند اسے مت مارے، چاہے خاوند نے اسے کوئی حکم دیا یا پھر اسے منع کیا لیکن اس نے اطاعت نہیں بھی کی تو مارے نہیں بلکہ اس پر ناراض ہو.

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ عطاء رحمہ اللہ کی فقہ میں شامل ہے، کیونکہ شریعت کے بارہ میں ان کی فہم اور اجتہاد کے مظان سے یہ علم ہوا کہ یہاں مارنے کا حکم اباحت کے درجہ میں ہے، اور دوسرے طریق سے کراہت پر جو کہ عبد اللہ بن زمعہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے:

" میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص غصہ کے وقت اپنی لونڈی کو مارے، ہو سکتا ہے وہ اسی دن اس سے مضاجعت بھی کرے "

امام بخاری نے اس کا معنی روایت کیا ہے (5204).

چنانچہ ترک کو مباح اور مندوب کیا، اور پھر بستر میں چھوڑنا تو انتہائی ادب ہے.

میرے نزدیك یہ ہے کہ: اس میں مرد و عورتیں برابر نہیں ہیں؛ کیونکہ غلام کو ڈنڈا سے سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن آزاد کو تو اشارہ ہی کافی ہے؛ اور کچھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں - بلکہ بعض مرد بھی - جنہیں ادب سکھانے کے بغیر سیدھا ہی نہیں کیا جا سکتا، اگر آدمی کو یہ علم ہو جائے تو پھر اسے ادب سکھانا چاہیے یعنی مارنا چاہیے، اور اگر وہ اسے ترک کر دے یعنی نہ مارے تو یہ افضل ہے " انتہی

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 441).

واللہ اعلم .